رجسٹرڈ ایل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱؎

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ر تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو قدرے ضعف ہے۔ عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نسبتاً آرام ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | ۲۲ر ماہ تبوک ۱۳۲۶ھش | ۸ر ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۲۳ر ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۷

تبادلۂ آبادی

۱۹ر ستمبر کو کراچی میں ایک بیان کے دوران میں مسٹر اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے فرمایا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ مسئلہ انتقال آبادی سے نہیں بلکہ خلوص قلب سے ہی حل ہو سکتا ہے۔

یہ ایک بہت بڑی اور بہت سچی بات ہے جو کانگرس کے صدر نے کہی ہے۔ ہندوستان کے طول وعرض میں مسلمان اور ہندو اس طرح صدیوں سے ملے جلے رہتے چلے آئے ہیں۔ کہ آج جو کچھ ہم فسادات کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ اس کو شیطان کا سب سے بڑا ساحرانہ کارنامہ کہنا بجا ہے۔

ہم سمجھ ہی نہیں سکے کہ یہ ہو کس طرح گیا ہے۔ کہ کل تک جو لوگ سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر محبت سے باہم بسر کر رہے تھے۔ مل مل کر دعوتیں اڑائی جاتی تھیں۔ مجلسیں گرم ہوتی تھیں۔ باہم لین دین کاروبار کر رہے تھے۔ آج یکدم ایک دوسرے سے ایسے غیر ہو گئے ہیں۔ کہ وہی ہاتھ جو کل نہایت گرمجوشی اور محبت سے ملائے جاتے تھے۔ آج ایک دوسرے کی گردن پر چھری پھیرنے میں پیش پیش ہیں۔ ایک دوسرے پر گولی چلاتے ہیں پھر تی دکھا رہے ہیں۔ ایک دوسرے پر نیزوں اور چھریوں کے وار کر رہے ہیں اللہ اللہ

کیا یہ شیطان کا سب سے بڑا ساحرانہ کارنامہ نہیں۔ بے شک یہ شیطان ہی کی عظیم الشان فتح ہے۔ ورنہ ایک دن میں دلوں میں یہ انقلاب کس طرح ہو سکتا تھا۔

مذہب ؟ ۔ ۔ ۔ ۔ تو یہ ۔ ۔ ۔ ۔ کونسا مذہب سکھاتا ہے۔ کہ انسان تو کیا حیوان حیوان کیا ہر ایک ناچیز چیونٹی کی بھی جان اس طرح لی جائے۔

یقین جانیئے یہ شیطان ہی کا عظیم الشان ساحرانہ کارنامہ ہے۔ ایک طرف تو اس نے ہمارے کانوں میں یہ پھونک دیا ہے۔ کہ یہ ہندو ہے یہ مسلمان ہے۔ اور یہ سکھ ہے۔ یہ ہمارا دشمن ہے۔ دوسری طرف وہ تالیاں بجا بجا کر قہقہے لگا لگا کر کہہ رہا ہے دیکھو یہ مذہب ہے جو فتنہ وفساد کراتا ہے ؛

ایسی اندھیر گردی کے زمانہ میں صدر کانگرس کا اعلان کہ فرقہ وار مسئلہ انتقال آبادی سے نہیں بلکہ خلوص قلب سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ ایک بہت بڑی بات ہے۔ ایک بہت سچی بات ہے۔ ایک روشنی کی شعاع ہے کہ شائد جس سے ہندوستان کا تاریک مطلع پھر منور ہو جائے۔ اور ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کو یاد آ جائے۔ کہ ہم تو بھائی بھائی ہیں شیطان نے ہماری آنکھوں پر جو پٹی باندھ دی ہے۔ ہم اس کی دھجیاں اڑا دیں گے۔ اور پھر اس طرح سے اپنے لگیں گے جس طرح صدیوں سے رہتے چلے آئے ہیں انتقال آبادی ہندوستان جیسے ملک میں محال ہی ہے۔ جہاں چپہ چپہ مخلوط آبادیوں کا حامل ہے۔ کوئی شہر کوئی دیہہ ایسا نہیں جس میں ہندو مسلمان اکٹھے نہیں رہتے چلے آئے۔ آخر شیطان کا سحر کب تک رہ سکتا ہے شیطان کے سحر سے عارضی تو کوئی چیز نہیں ہوتی یہ تو ملکوت سے بھی زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ صرف اتنی دیر ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہچاننے لگیں۔ ایک دوسرے کو جاننے لگیں۔ از سر نو خلوص قلب کی ایک ذرا سی جھلک کی ضرورت ہے۔

ہم مسٹر اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس کی اس آواز پر آفرین کہتے ہوئے تہ دل سے ان کی تائید کرتے ہیں۔ صرف خلوص قلب ہی ایک چیز ہے جو ہندوستان میں پھر امن لا سکتا ہے۔ ورنہ تبادلۂ آبادی تو بنیاد ہے پاکستان اور ہندوستان کی دائمی دشمنی کی پیش خیمہ ہے لازوال خانہ جنگی کا۔ نہ ختم ہونے والی جنگ کا جو نہ جانے کب تک ہندوستان کو جہنم زار بنائے رکھے ؛

لیکن جو کچھ آجکل ہوا ہے یا ہو رہا ہے اس کو تو تبادلہ آبادی کہا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ تو صریح ظلم ہے۔ وہ مسلمان جو ہندوستان میں وفادار شہری بن کر رہنا چاہتے ہیں ان کو ڈرا دھمکا کر بے سروسامان اپنے گھروں اپنے پیارے وطن سے نکال دینا یا جو ہندو اور سکھ خوشی خوشی پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ اور اعلان پر اعلان کر چکے ہیں کہ ہم پاکستان کا وفادار شہری بنکر رہیں گے دہشت انگیزی سے پاکستان سے کو بھگا دینا اس کو تبادلہ آبادی کا نام دنیا ہی پرلے درجہ کی بے عقلی ہے ؛

دو حکومتوں میں تبادلہ آبادی ہو بھی تو وہ دونوں حکومتوں کی مرضی سے ہوتا ہے اس کے لئے پہلے شماریہ سوچی جاتی ہیں۔ معاہدے ہوتے ہیں قواعد بنائے جاتے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے۔ کہ کسی ملک میں کتنے لوگ سما سکتے ہیں اور باقی لوگوں کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں

مثال کے طور پر ہم ہندوستان اور پاکستان کے سوال کو لیتے ہیں۔ یعنی اگر یہ سمجھوتے سے تبادلۂ آبادی ہو۔ تو اس کے لئے یہ دیکھنا بھی ضروری ہوگا۔ کہ آیا تقریباً ساڑھے چار کروڑ مسلمان جو ہندوستان سے پاکستان میں منتقل کئے جائیں گے۔ وہاں سما بھی سکیں گے یا نہیں۔ اتنی کثیر آبادی پاکستان میں سما ہی کیسے سکتی ہے۔ پاکستان تمام ہندوستان کے ۱/۱۰ حصہ سے بھی کم ہے۔ دس کروڑ مسلمانوں کو جو ہندوستان کی کل آبادی کا ۱/۵ حصہ ہیں۔ ہندوستان کے ۱/۱۰ حصہ سے بھی کم ملک میں کس طرح آباد کیا جا سکتا ہے۔ اگر سمجھوتے اور نیک نیتی سے دونوں ملکوں کے فائدے کو۔ نظر رکھ کر تبادلہ آبادی کا مسئلہ زیر بحث لایا جائے تو انصافاً اور اخلاقاً اس امر پر غور کرنا لازمی ہوگا۔ اور اگر تبادلۂ آبادی ناگزیر سمجھا جائے تو ضرور ہے کہ پاکستان کی حدود موجودہ حدوں سے زیادہ وسیع کی جائیں۔ ورنہ مکمل تبادلہ آبادی کے خیال کو چھوڑنا پڑے گا۔ جس وقت ملک کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اس وقت تبادلہ آبادی کا مسئلہ زیر بحث ہی

ایڈیٹر مینیجر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ سے طبع کرا کر دفتر الفضل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

اعراب فلسطین اور اقوام متحدہ کی کمیٹی کی رپورٹ

قائد جمال الحسینی کا امریکہ جاتے ہوئے بیان

بیت المقدس ۱۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آنے والے اجلاس میں اعراب فلسطین کے وفد کی قیادت کے لئے ایک سکیس روانہ ہونے سے قبل جمال الحسینی صاحب نے آئے وقت کے نمائندہ خصوصی سے کہا ہم اقوام متحدہ کی خاص کمیٹی برائے فلسطین کی رپورٹ کو کاملاً نظر انداز کر دیں گے اور اس کی تفاصیل پر بحث کرنے سے قطعی گریز کریں گے۔ کیونکہ عرب کسی قسم کی تقسیم کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تمام دنیائے عرب کے لئے تقسیم کا خطرہ اس قدر نزاکت اور اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ کہ کوئی حقیقت پسند سیاستدان یا ماہر اقتصادیات چاہے وہ عرب ہو یا غیر عرب اس کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایک وفاقی ریاست قائم کرنے کے بارہ میں اقلیت کی سفارشات پر جس میں ہندوستان کا مندوب بھی شامل تھا۔ تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستانی مسلمان سر عبدالرحمٰن نے تقسیم فلسطین کی سفارش کر کے اپنے آپ کو تمام دنیائے عرب کی نظروں سے گرا دیا ہے

امریکہ میں فلسطین کے تین اور نمائندے بھری قطان واصف کمال اور عیسیٰ الخلیع جمال الحسینی صاحب سے مل جائیں گے۔ لبنان میں ۱۹ ستمبر کو عرب وزراء کے خارجہ کی کانفرنس کے بعد توقع ہے۔ ایک وفد اور مندوب امریکہ پہنچ جائیں گے۔ تاکہ تمام عرب ریاستوں کے لئے ایک متحدہ حکمت عملی تجویز کر سکیں۔

حکومت اڑلیہ کے نقض امن کے خلاف کوشش کے ارادے

وزیر اعظم مسٹر ہری کرشن مہتاب کا مطالبہ

کلکتہ ۱۹ ستمبر۔ اڑلیسہ کے وزیر اعظم مسٹر ہری کرشن مہتاب نے کل ایک بیان میں کہا کہ اس وقت ایسے نازک دور سے گذر رہا ہے اور فضا اس قدر مکدر ہو چکی ہے کہ حکومت کبھی ایسی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دے سکتی جائے وہ کسی روپ میں ہوں۔ جن سے نقض امن کا ذرا بھی اندیشہ ہو۔

وزیر اعظم اڑلیسہ نے کہا۔ مجھے خبریں ملی ہیں کہ برگاہ اور اڑلیسہ کے دوسرے مدراس کی سرحد سے ملحقہ علاقوں میں بعض تنگ نظر پڑوسی اشتعال انگیز تقریریں کر رہے ہیں۔ میں ایسے لوگوں سے صاف صاف کہہ دینا چاہتا ہوں کہ مقامی افسران فساد کو روکنے کے لئے تمام ممکن اقدام اختیار کریں گے۔ تمام لوگوں کو بلا امتیاز ذات، فرقہ و دل اپنے نقطہ نظر کی تبلیغ کرنے کی اجازت ہے۔ مگر اس طرح پر نہیں کہ اس کا نتیجہ منافرت اور امن شکنی ہو۔

قائد اعظم ریلیف فنڈ میں مسلم ایوان تجارت کا عطیہ

کراچی ۱۹ ستمبر۔ قائد اعظم ضیاع کی اپیل کے جواب میں مسلم ایوان تجارت کراچی نے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے چندہ فراہم کرنا شروع کر دیا ہے ایوان تجار نے قائد اعظم فنڈ کے اعزاز میں دعوت طعام دینے کے لئے جو ۲۵۲۵ روپیہ جمع کیا تھا۔ وہ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دے دیا گیا ہے۔

دہلی کانفرنس کے متعلق سرکاری اعلان

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی جو کانفرنس آج دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس کے بارے میں ایک مفصل سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ دونوں حکومتوں کی پالیسی اقلیتوں کی حفاظت ہوگی اور وہ پر امن حالات قائم کرنے میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گی کسی تصادم کا تخیل دونوں حکومتوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوگا۔

ملتان کے نئے ڈپٹی کمشنر

لاہور ۱۹ ستمبر۔ مرتا سکندر ریگ آئی سی ایس ملتان کے نئے ڈپٹی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں وہ کل پرتاب سے بذریعہ ہوائی جہاز ملتان پہنچے ہیں۔

حکومت برما ۵۰ ہزار ٹن چاول چٹگاؤں کے مصیبت زدوں کو بھیجے گی

رنگون ۱۹ ستمبر۔ حکومت برما نے ۵۰ ہزار ٹن چاول چٹگاؤں پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے یہ چاول سیلاب زدہ علاقہ کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے انہیں دیئے جائیں گے۔ واضح رہے کہ ایک لاکھ افراد سیلاب کی وجہ سے بے خانماں ہو گئے ہیں۔

دہلی میں کل رات کامل امن رہا

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ گذشتہ رات دہلی میں قطعی امن رہا اور کسی لوٹ مار اور خنجر زنی کی واردات کی خبر ٹاؤن ہال کے پولیس صدر دفتر میں نہیں پہنچی نئی دہلی سے بھی کسی گڑبڑ کی اطلاع نہیں آئی۔

سرکاری ملازمین سے ریلیف فنڈ میں ایک ایک ماہ کی تنخواہ دینے کی اپیل

قاہرہ ۱۹ ستمبر۔ حضور پیر صاحب آف مانکی شریف نے آج ایک بیان میں پاکستان کے تمام مسلمانوں سے بالخصوص یہ اپیل کی ہے کہ وہ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔

پیر صاحب نے فرمایا ہے ہمارے جو بھائی مشرقی پنجاب سے بے خانماں ہو کر پاکستان میں پہنچے ہیں ان کی امداد سے زیادہ کار خیر اور کوئی نہیں۔ پیر صاحب آف مانکی شریف نے حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں کم از کم ایک ماہ کی تنخواہ پیش کر دیں۔

اخبار مانچسٹر گارڈین کا ایشیائی حکومتوں پر تبصرہ

لندن ۱۹ ستمبر لبرل پارٹی کا اخبار مانچسٹر گارڈین ایشیائی ممالک کی حکومتوں کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ چین اور روس میں ایسی حکومت قائم ہے جس میں محکوم جماعت کو مخالف جماعتوں پر غالب اقتدار حاصل ہے اور ہندوستان اور پاکستان میں بھی اس اصول پر مبنی نظام حکومت چل رہے ہیں۔ بہت سے ایشیائی ممالک کا رجحان اس قسم کی ریاست قائم کرنے کی طرف ہے جو پرانی مشرقی مطلق العنان بادشاہت اور موجودہ مغربی جمہوری طرز حکومت سے دونوں سے مختلف ہے۔ اندونیشیا طرز کے بعد دیگرے تمام ممالک میں رائج ہو رہا ہے۔ ان میں بھی جو غیر ملکی آقتدار سے آزاد ہے اور ان میں بھی جو اب غیر ملکی اقتدار سے نجات حاصل کر رہے ہیں۔ چین، روس، ہندوستان اور پاکستان سب ممالک میں یہ ایک طرز ہی قائم ہے ان سب کا مشترک پہلو یہ ہے کہ ایک جماعت دوسری تمام جماعتوں پر غالب ہے۔ لیکن یہ غلبہ مغرب کی فاشسٹ اور دوسری مطلق العنان جماعتوں سے مختلف ہے۔ اس طرز حکومت کا خاص وصف یہ ہے کہ ملک میں جو صحیح سیاسی تصادم یا آویزش پیدا ہوتی ہے وہ حکومت اور جماعت مخالف کے درمیان نہیں ہوتی بلکہ برسر اقتدار جماعت کے مختلف اور باہم معاند ارکان کے مابین ہوتی ہے۔

مشرقی ریاستوں کے اس رجحان کو پسند قرار دے دینا آسان ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس رجحان کے سرچشمہ کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ ایک انقلابی دور میں مختلف سماجی آویزشوں کی وجہ سے حکومت کے نظام کو قائم رکھنا ایک بڑا مشکل کام ہے

عراق کی فوج کیلئے جدید قسم کے آلات حرب

لندن ۱۹ ستمبر۔ عراق کا ایک فوجی مشن آج کل انگلستان میں ہے اس وفد کے ایک ممبر نے بیان کیا کہ عراق کی حکومت عراق کی فوج کو مشرق قریب میں دنیا میں طاقتور فوج بنانے کا پروگرام تیار کر لیا ہے۔

اس فوجی وفد کی تیاری کے متعلق عراقی وزیر دفاع کر رہے ہیں۔ یہ وفد اسلحہ وغیرہ خریدنے کے لئے یہاں آیا ہے۔ وفد برطانوی کارخانوں کا دورہ کرے گا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عراق نے امریکہ سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ جدید نوعیت کا اسلحہ اور ہوائی جہاز مہیا کرے سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ عراق کے موجودہ بجٹ کا چالیس فی صدی حصہ فوج کو مضبوط بنانے میں صرف کیا جائے گا کیونکہ حین حوالی صورت حالات نے عراق کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنی فوجی طاقت کو مضبوط بنائے۔

امریکہ اور برطانیہ سے اسلحہ اور آلات حرب خریدنے کے علاوہ حکومت عراق نے ایک پانچ سالہ سکیم مرتب کی ہے جس کے ماتحت فوجی افسروں کو تعلیم و تربیت کے لئے امریکہ اور برطانیہ بھیجا جائے گا۔ اگر یہ پروگرام کامیاب ہو گیا تو پانچ سال کے لئے اس میں اور توسیع کر دی جائے گی۔

ایک غلط خبر کی تردید

لندن ۱۹ سعودی عرب کے سفیروں متعین قاہرہ اور لندن نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ شاہ ابن سعود کو قتل کرنے کی سازش پکڑی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

180.

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

حالات حاضرہ سے سبق حاصل کریں

(از جناب رحمت اللہ صاحب شاکر)

آج کل روزانہ بے شمار ایسے واقعات وقوع پذیر ہو رہے ہیں جن پر نظر کرتے ہوئے دنیا کے اموال و املاک کی بے ثباتی اور دنیوی تعلقات کی ناپائیداری کا نہایت صاف اور عبرتناک نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ بڑی بڑی قیمتی جائدادیں، فلک بوس محلات، آرام دہ آسائش کے سامان جنہیں فراہم کرنے میں انسان نے جائز و ناجائز کے امتیازات کو یکسر مٹا دیا، اور جسے زندگی کا اصل مقصد قرار دے لیا جن کی محبت نے اسے اندھا کر رکھا تھا، جسے سنبھال کر رکھنے کے شدید احساسات نے اسے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خیال تک بھی کبھی نہ آنے دیا۔ آج ایک ایک کر کے لوگوں کے ہاتھوں سے نکلتے جا رہے ہیں۔

کس قدر عبرت انگیز یہ نظارہ ہے کہ جو زمینداد چند سرسایی زمین کے لئے مرنے مارنے کے درپے رہتے تھے۔ آج سینکڑوں ایکڑ قیمتی چھوڑ چھاڑ کر بھاگے چلے آ رہے ہیں۔ جو بنئے اور رسام کاروبار اندوزی کے نئے نئے طریقے ایجاد کرتے رہتے تھے جنہوں نے غریبوں کا خون چوس چوس کر دولت کمانے کے لئے کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی کو مارکیٹ سے غائب کر رکھا تھا۔ ایسی افراتفری اور سراسیمگی کی حالت میں بھاگ رہے ہیں۔ کہ ان میں سے کوئی چیز بھی ساتھ نہیں لے جا سکتے۔

پھر دنیوی تعلقات کی استواری کا حال دیکھئے۔ ایسے سینکڑوں نہیں ہزاروں واقعات موجود ہیں کہ مائیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر بھاگ گئیں۔ خاوند بیوی کو، زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا چھوڑ کر جان بچا کر نکل گئے۔ بھائیوں نے بہنوں کی پرواہ نہ کی اور بہنوں نے بھائیوں کو چھوڑ دیا۔ باپ کو بیٹوں کی خبر نہیں۔ اور بیٹے باپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ غرضیکہ ہر طرف ایک ایسا ہنگام بپا ہے کہ کوئی انسان دنیا کی کسی چیز پر اعتماد نہیں کر سکتا۔ وہ دولت کسی کے کام آ سکی اور نہ جائیدادیں۔ رشتہ داریاں اور دوستیاں بھی کسی کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں۔ ہر چیز کا فانی ہونا ثابت اور بالکل پائیدار اور تمام تعلقات کا ناقابل اعتماد ہونا ایک ناقابل انکار حقیقت بن کر ہر انسان کے سامنے آ گیا ہے اور فطرت انسان بے اختیار ہو کر یہ پکارنے پر مجبور ہو گئی ہے کہ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

یہ تمام واقعات ایک مومن کے لئے اپنے اندر بہت سے سبق رکھتے ہیں۔ جب دنیا کی حقیقت یہ ہے تو پھر دنیوی اشیاء اور دنیوی رشتوں سے اس قدر محبت اور پیار کیوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انہیں بلا دریغ قربان کر دینے میں انسان تامل کرے۔ سب کچھ کھو دینے اور ضائع کر دینے والے بھی تو آخر اپنی ہر چیز کو صبر کر دیں گے پھر ایک مومن برضا و رغبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے میں پس و پیش کرے تو کتنے افسوس کی بات ہوگی۔

جماعت احمدیہ کی قربانی کا معیار بیشک بہت بلند بلکہ بے مثال ہے۔ لیکن ابھی جماعت میں کئی ایسے دوست ہیں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبات وقف جائیداد اور وقف اولاد وغیرہ پر پورے انشراح کے ساتھ لبیک کہنے میں پس و پیش کر رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی ہزاروں بھائی ایسے ہیں جو اپنا سب کچھ گنوا بیٹھے ہیں۔ اور پھر ان کے لئے کسی سے احسن کی امید بھی نہیں رکھتے۔ پھر یہ حالات کسی خاص طبقہ کے لئے مخصوص نہیں۔ دوسرے مقامات پر اور دوسرے لوگوں کو بھی پیش آ سکتے ہیں اس لئے عقلمندی اور دانشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنی جان و مال اور اولاد غرضیکہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دے اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے جا رہے ہیں پیش کرتا جائے۔ ایسا کرتے ہوئے اگر اسے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کر دینے کی سعادت حاصل ہو سکے۔ تو اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھے۔ کیونکہ یہ قربانی اسے خدا تعالیٰ کی گود میں پہنچا دینے کا موجب ہوگی۔

پس ہر احمدی کو چاہیئے کہ ان واقعات سے سبق حاصل کرے اور اپنی قربانیوں کے معیار کو نیچا سے نیچا گرتا ہوا نہ جانے دے اور اس طرح خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس کے اعلاء میں حصہ لینے کی سعادت کے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔

خدا تعالیٰ کے کام کبھی نہیں رکتے۔ وہ جو فیصلہ کر چکا وہ بہرحال ہو کر رہے گا۔ اگر ہم اپنی بدقسمتی کی وجہ سے اس حصہ لینے سے محروم رہے۔ تو وہ اس کے لئے دوسرے سامان پیدا کر دیگا لیکن اس نادر موقع سے ہماری محرومی کے ازالہ کی پھر کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ وہ ہمیں خدمت میں اپنے انعامات کا وارث بنانے کے مواقع عطا فرماتا ہے بہت دین اجر دنیا و آخرت دارین ہے۔ اسی لئے قضائے آسمان است این چنین شود پیدا

مسٹر لیاقت علیخاں کی تقریر

لاہور ۲۰ ستمبر۔ آج شام یونیورسٹی گراؤنڈ میں مسلمانان لاہور کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ صوبائی وزراء کے علاوہ سابق وزیر اعظم بنگال مسٹر شہید سہروردی بھی سٹیج پر موجود تھے۔ صدارت کے فرائض مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری نے سرانجام دیئے۔

پاکستان میں امن قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا: پاکستان میں جو لوگ بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ پاکستان کے دشمن ہوں گے۔ میری اپیل ہے کہ پاکستان کا ہر مسلمان اپنے تئیں پولیس افسر تصور کرے صرف اسی صورت میں پاکستان کے تمام علاقوں میں کامل امن ہو سکتا ہے میں نے قائداعظم سے مشورہ کے بعد یہ طے کر لیا ہے کہ جب تک موجودہ حالات قائم رہیں گے میں لاہور میں سکونت اختیار کئے رکھوں گا میں نے یہ فیصلہ اس امید اور یقین پر کیا ہے کہ پنجاب اور لاہور کا ہر مسلمان اس سلسلہ میں میرے ساتھ پورا تعاون کرے گا۔ میرا مقصد یہ بھی ہے کہ وہ اور لوگ جو پہلے عوام اور ہمارے درمیان (حکومت کے) درمیان جو رشتہ قائم تھا۔ وہ بدستور برقرار رہے۔

نام نہاد سرحدی خطرہ

مسٹر لیاقت علی خاں نے ایسی افواہوں کا ذکر کیا جن میں یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی سرحدیں کمزور ہیں۔ لہٰذا پاکستان پر حملہ کر دیا جائے گا۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا: میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہندوستان میں بھی پاکستان کے متعلق ایسے ہی مذموم خیالات محسوس کئے جا رہے ہیں۔ کہ پٹھان پاکستان کی سرحد پار کر کے ہندوستان پر حملہ کر دیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ سرحدوں کی حفاظت حکومت کا سب سے اہم فرض ہوتا ہے۔ مسلمان پاکستان کے ایک انچ رقبہ زمین کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔

بعض کمزوریوں کا تذکرہ

مسٹر لیاقت علیخان نے مسلمانوں کی بعض کمزوریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: اب وقت ہے کہ پاکستان کی بنیادیں صحیح خطوط پر استوار کی جائیں۔ اگر اب اس سلسلہ میں کسی تساہل سے کام لیا گیا تو آئندہ ان خامیوں کو رفع کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

ہر مسلمان کو یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ پاکستان کی ہر چیز کی حفاظت اس کا فرض ہے مسٹر لیاقت علی خان نے سرکاری حکام کو یہ نصیحت کی کہ وہ اپنا شعار پاکستان اور اسلام کی خدمت بنائیں۔ پولیس کے افسران اور عام ملازمین کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اوٹ بازیوں حصہ لینے یا اس فعل کی حوصلہ افزائی کرنے سے اجتناب کریں اگر کوئی ذمہ داریوں سے اجتناب کرے گا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

مسلمان نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علیخان نے انہیں پناہ گزینوں کی ہر ممکن امداد کا مشورہ دیا۔ اللہ اس سلسلہ میں دہلی کی ایگلو انڈین اور عیسائی نرسوں اور ڈاکٹروں کو ہدیۂ تحسین پیش کیا جو پرانا قلعہ کے خوفناک کیمپ میں حالات میں مسلمان مردوں اور عورتوں کی پوری پوری امداد دے رہے ہیں۔

مسٹر لیاقت علیخان نے یہ انکشاف کیا کہ ایک باقاعدہ اسکیم تیار کی جا رہی ہے جس کے مطابق لاکھوں مسلمان نوجوان خدمت قوم کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکیں گے مسٹر لیاقت علیخان نے آخر میں فرمایا کہ مصائب پاکستان جس قدر مشکل تھا اس سے کہیں مشکل پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی ملک بنانا ہے اگر لاکھوں مسلمانوں کی شہادت کے بعد یہ حقیقی پاکستان قائم نہ کر سکے تو ہم سے بڑھ کر گنہگار کوئی شخص نہ ہوگا ہمیں سینکڑوں دیانتدار اور مخلص کارکنوں کی ضرورت ہے آپ میں ہر شخص کا فرض ہے کہ موجودہ خلا کو ختم کرنے میں حکومت کی مدد کرے۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

"میں آخر فتحیاب ہوں گا"

(حضرت مسیح موعودؑ)

(از جناب عبدالمنان صاحب ناہید)

ان دنوں ہمارے مقدس مذہبی مرکز قادیان اور قادیان میں بسنے والے ہمارے بھائیوں کو جس مصیبت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس کا خیال ہر مخلص احمدی کے لئے سوہانِ روح بن رہا ہے۔ شاید ہی کوئی ہوگا۔ جس نے ایک مسلسل تڑپ کو پہلو میں لے کر اپنے قادر و توانا رب کے حضور میں سربسجود ہو کر معبد گریہ و زاری قادیان اور قادیان والوں کے لئے امن و سلامتی کی التجا نہ کی ہو۔ کیونکہ وہی ایک ذات ہے۔ جو اس کمزور کشتی کو اس گرداب بلا سے نکال کر ساحل عافیت تک پہنچا سکتا ہے۔ ہمارا خدا ہی زندہ خدا ہے جس نے اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی ہر مصیبت کے وقت میں نصرت فرمائی جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے لئے فلاح و بہبود کا پیغام دے کر مبعوث فرمایا۔ جس نے دنیا سے ضلالت و جہالت کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے قرآن ایسی اتم اور اکمل شریعت کی نہ بجھنے والی روشنی کی قندیل ہمیں عطا کی ہاں ہمارا خدا وہی سچے وعدوں والا خدا ہے۔ جس نے کہا ہے۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کہ میں اور میرے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے اور ہمیشہ ہی اس نے اپنے اس وعدے کو سچا کر کے دکھایا یہی زندہ خدا ہمارا خدا ہے۔ اور اس پر ہمارا زندہ ایمان ہے۔ اور اسی ایمان کی بدولت ہمارے دل اس یقین سے پر ہیں کہ وہ اپنی اس چھوٹی سی جماعت کی اب بھی تائید و نصرت فرمائے گا بعینہٖ اسی طرح جس طرح اس نے اس سے اس سے پہلے اپنی بظاہر حقیر نظر آنے والی جماعتوں کی مدد فرمائی۔ جس نے موسےٰ اور اس کے ساتھیوں کو فرعون کے پنجۂ ظلم و استبداد سے نجات دلائی جس نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتش نمرود کو سرد کر دیا۔ جس نے اپنے پاک بندے نوح علیہ السلام اور ان کی جماعت کی کشتی کو حلقہ طوفان میں بھی مامون کر دیا۔ ہم نے اس سبق کو کبھی فراموش نہیں کیا کہ دنیا میں حق و صداقت کی علمبردار جماعتوں کو انواع و اقسام کے مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن یہ ایسی مصیبت ایمان والوں کے لئے وقتی رسوائی نہیں۔ بلکہ انعام و اکرام کا سامان لے کر آتی ہے۔ مگر وہی اس کے فضل اور رحمت کے مورد بنتے ہیں۔ جو ان ابتلاؤں اور آزمائشوں میں ثابت قدم نکلتے ہیں۔ کوئی دکھ ان کے پائے استقلال میں لغزش کا باعث نہیں بن سکتا۔ اگر ان کے خدا کی مرضی یہی ہے کہ وہ اس کی راہ میں ہلاک کئے جائیں تو وہ اس بات پر بخوشی رضامند ہو جاتے ہیں۔ کہ ایسا ہی کیا جائے۔ تاکہ اس کے دین کا بول بالا ہو۔ یہ اس لئے کہ وہ اس موت کی شیرینیوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ جو خدا کے لئے جان دے دے۔ وہ مرتا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے وہ ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ اسے اپنے فضل اور رحمت کی آغوش میں لے لیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں۔ ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں۔ اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو۔ کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر تیار ہوں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے۔ اور حاسد شرمندہ! اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے۔ کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ ہاں ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلاؤں ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے سہ

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے بیٹ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ یہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں۔ وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم خدا تعالےٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے؟ کیا ہتھیار سے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں۔ جدا ہو جائیں۔ ان کو وداع کا سلام"

(انوار الاسلام صفحہ ۲۲)

پس آج جبکہ جماعت مصائب کے ایک "پرخار بادیہ" میں دھکیل دی گئی ہے۔ ہر احمدی کو ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آغاز یقیناً ہولناک ہے۔ مگر انجام کار ہمارے خدا نے ہمارے لئے فتح مقدر کر دی ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یہ خوشی انہی کے لئے ہوگی۔ جو اس وقت اپنے آپ کو ہلاکت کے سمندر میں ڈال دیں گے۔

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی ناامید مت ہو

"خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت اور قدرت کا تجربہ۔ اگر ہو تو وہ اس حالت میں بھی انسان کو ناامید نہیں کر سکتا کہ جب انسان پابزنجیر زندان میں موجود ہو میں دیکھتا ہوں کہ دنیا کے اور اسباب سے سب امیدیں ہماری ٹوٹ چکی ہیں۔ لیکن جب تک ہم قبر میں داخل ہو جائیں یہ امید ہماری ٹوٹنے کے قابل نہیں ہے کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے۔ انسان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ چار تجربے سے خواص اشیاء پر یقین کر لیتا ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پانی ہمیشہ پیاس کو بجھاتا ہے اور روٹی ایک مدت کے انسان کو سیر کرتی ہے۔ . . . . . تو پھر خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم پر کیوں یقین نہ کریں۔ جس کو ہم اپنی زندگی میں صدہا مرتبہ آزما چکے ہیں۔"

(مکتوبات احمدیہ صفحہ ۳۳)

نہایت ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کو ۵ ہزار ایسے پناہ گزینوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ سندھ میں جا کر کاشتکاری کا کام کر سکیں ان لوگوں کو سندھ جانے کا کرایہ اور آلات کشاورزی دیئے جائیں گے جب ان کا سرمایہ ختم ہو جائے گا۔ تو خوراک کے لئے بطور تقاوی امداد بھی دی جائے گی

حاجت مند اصحاب فوراً صدر انجمن احمدیہ کے مرکز پاکستان کے ناظر صاحب اخلاآباد دی دنوآباد کو جو دارالہجرت بلڈنگ میں آن کر ملیں احمدیوں اور غیر احمدیوں دونوں کی امداد کی جائے گی۔ (ناظر اعلیٰ)

ڈاکٹروں کی فوری ضرورت

قادیان کی موجودہ حالت کے پیش نظر ڈاکٹروں کی اشد ضرورت ہے مخلص احباب کو فوری طور پر اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔

ناظر اعلیٰ

نہیں تھا۔ تقسیم تو اس وقت کی موجودہ فرقہ وار آبادیوں کے اپنے اپنے ملک میں رہنے کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ اور صرف اس اصول پر کی گئی ہے۔ کہ جس علاقہ میں جس قوم کی اکثریت ہے وہ اس کو دیا جائے اس لحاظ سے پاکستان کے حدود بہت تنگ رہ گئے ہیں مسلمانوں کی جو آبادی تمام ہندوستان میں بکھری پڑی ہے۔ وہ اتنی جگہ میں نہیں سما سکتی۔ جو جگہ غیر مسلم پاکستان میں خالی کریں گے۔ کیونکہ قبتاً ان کی تعداد نصف سے بھی کم ہے۔ اس لئے اگر اب تبادلہ آبادی کے مسئلہ کو اٹھایا جائے۔ تو اس بات کا فیصلہ ہونا پہلے ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کی فاضلہ آبادی کو کہاں اور کس طرح آباد کیا جائے۔ جب تک اس امر کا فیصلہ دونوں ملک مل کر نہ کریں۔ اس کام میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ورنہ جو کچھ اب ہو رہا ہے۔ اگر اسی طرح ہوتا رہا۔ تو دونوں ملک ایک جہنم زار بن جائیں گے۔ اور صدیوں تک ہماری نسلیں خانہ جنگی میں مصروف رہیں گی۔

لیکن جب تک دونوں ملکوں میں امن قائم نہیں ہو جاتا۔ اس مسئلہ پر بھی کما حقہ غور ہونا ناممکن ہے۔ ایسی افراتفری میں ایسے اہم مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرنا تضیع اوقات کے سوا کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اس وقت تو اہم ترین مسئلہ جیسا کہ پنڈت نہرو نے فرمایا ہے دونوں ملکوں میں امن قائم کرنا ہے۔

ہماری اپنی رائے یہی ہے کہ جو کچھ مسٹر اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے فرمایا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کی بہبودی کے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ تبادلہ آبادی کے خیال کو دل سے نکال دیا جائے۔ اور ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کو پہلے کی طرح باہم پیار اور محبت سے رہنے کی تلقین کی جائے۔ جو کچھ اب ہو رہا ہے یہ دونوں طرف کے شرارتی عنصر کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ہر فرقہ میں بہت کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو اپنے گھروں کو نہیں چھوڑنا چاہتے۔ اور اپنے ملک میں وفادار شہری بن کر رہنا چاہتے ہیں:

[ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے]

قادیان کی حالت

قادیان میں ۱۱ ستمبر سے کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ روزانہ ۶ بجے شام سے پانچ بجے صبح تک کے لئے امام جماعت احمدیہ کے مکان کی تلاشی لی گئی ہے۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ ان کے لائسنس والے ہتھیار اور کارتوس احمدیوں کو قادیان چھوڑنے سے جبراً روکا جاتا ہے۔ جو ٹرک ان کو لینے جاتے ہیں۔ ان میں زبردستی اور لوگوں کو سوار کیا جاتا ہے۔ بعض احمدی عورتوں کو قادیان کے کیپٹن نے ٹھڈے مار کر اور بھرے ہوئے پستول سے

قادیان سے آمدہ اطلاعات

حضرت امام جماعت احمدیہ کے مکان کی تلاشی۔ پولیس لائسنس والے ہتھیار بھی لے گئی

لاہور ۱۸ ستمبر۔ مرکزیہ انجمن احمدیہ لاہور کو گزشتہ رات جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کے ایک بیرونی محلہ پر جو شمال مشرق کی طرف واقع ہے سکھ جتھوں نے ۱۶ ستمبر کو حملہ کیا۔ لیکن حملہ زیادہ دیر تک نہ رہا۔ پولیس جو موقعہ پر آ گئی تھی اس نے فوراً اس احمدی محلہ کے اسلحہ کی برآمدگی کے لئے سخت سے تلاشیاں لینی شروع کر دیں۔ پولیس کا یہ اقدام اس لحاظ سے کہ قانون شکنی کرنے والے جتھے پاس ہی گھوم رہے تھے۔ نہایت ہی عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے۔ وقت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ ایسے خطرناک حالات میں مسلمانوں کو فوراً ایسے اسلحہ سے محروم کرنے کی بجائے جو دفاع کے لئے استعمال ہو سکتے تھے۔ پولیس کو چاہیئے تھا کہ ان جتھوں کی طرف متوجہ ہوتے جو قانون شکنی پر تلے ہوئے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پولیس چاہتی ہے۔ کہ جب مسلمانوں پر حملہ ہو تو وہ مقابلہ نہ کر سکیں۔ یہ صحیح نکلا جو قادیان سے صرف آدھ میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے اس پر سکھوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اگر اب بھی حکومت کی توجہ اس انتظام کے لئے رکھی گئی ہیں۔ حملہ آوروں کو فوراً گولی کا نشانہ نہ بنائیں جس سے تا حال اس نے کوتاہی کی ہے تو قانون شکنی بڑھتی چلی جائے گی۔ ایک کنوائے پر جو قادیان سے پناہ گزینوں کو لا رہا تھا کل قادیان اور بٹالہ کے درمیان حملہ کیا گیا اور محافظ فوج کو مجبوراً گولی چلانا پڑی:

لاہور ۲۲ ستمبر۔ قانون شکن سکھ جتھوں کی طرف سے قادیان کو حملہ روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کل شام کے ۲ بجے سے ۵ بجے صبح تک کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں اس سے کیا غرض ہے۔ اگر اس تدبیر سے امن اور چین کے حالات دوبارہ عود کر آئیں۔ تو مسلمان اس کے لئے شکر گزار ہوں گے۔ لیکن اگر اس کا مطلب اس قانون شکنی کو تقویت دینا ہے۔ جو قادیان کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کی جا رہی ہے۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہونگے۔ کہ کرفیو محض اس لئے لگایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو بالکل نہتہ کر دیا جائے۔ تاکہ وہ حملہ آوروں کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ ایک غیر سرکاری اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ پولیس تلاشیاں لے رہی ہے۔ اور ایسے اسلحہ اور کارتوس میں ضبط کر رہی ہے۔ جن کے لائسنس لیا گیا ہوا ہے۔ احمدیہ جماعت کے امام کے مکان کی تلاشی بھی لی گئی ہے۔ اور وہ اسلحہ اور کارتوس پولیس لے گئی ہے۔ جن کے لئے لائسنس حاصل کیا گیا ہوا ہے۔ اس وجہ سے خوف ہے کہ عنقریب کوئی غیر معمولی واقعات ظہور میں آنے والے ہیں۔ اور جنکے بعد ذمہ دار حکام کہہ سکیں گے کہ جتھے قابو سے باہر ہو گئے تھے۔ یا یہ کہ کرفیو کے دوران میں فوجی احکام کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ اس لئے احمدیوں کے برخلاف کارروائی کرنی ضروری ہو گئی تھی۔ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر سکھ جتھے کرفیو لگانے اور اسلحہ چھیننے کے بعد کچھ کریں گے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ کرفیو لگانا اور اسلحہ چھیننے کی کارروائی جان بوجھ کر جتھوں کا راستہ ہموار کرنے کے لئے یا احمدیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ (ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات)

پولیس اٹھا کر لے گئی ہے۔ اور احمدیوں کے گھروں کی تلاشیوں کی بھی خبر ہے

ڈرا ڈرا کر اتارا۔ ایک فوجی ڈرائیور نے جو ملٹری ٹرک پر تھا احتجاج کیا

تو اسے تھپڑ مارے اور گرفتار کر لیا۔ مگر بعد میں چھوڑ دیا۔

آج مزید خلاف قانون کارروائیوں کی افواہیں ہیں جو کرفیو کے بعد شروع کی جائیں گی۔ ہندوستان پاکستان معاہدہ میں صاف لکھا ہے۔ کہ جو دوسرے ملک میں جانا چاہیں انہیں نہیں روکا جائے گا۔ مگر اس معاہدہ کی قادیان میں خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ پاکستان کے نوجوان اگر ہندوستان کو جانے والے ہندو اور سکھ معزز گھرانوں کو روکیں۔ تو ہندوستان چیخ اٹھے گا۔ حکومت پاکستان کو خدارا اس بدعنوانی کی طرف ہندوستان گورنمنٹ کو توجہ دلانی چاہیئے۔ ورنہ پاکستان کے غیور مسلمان قابو سے باہر ہو جائیں گے:

تجارتی اعلان

ایسے پناہ گزین جو پہلے کارخانہ جات چلاتے رہے ہیں۔ یا چلانے کے خواہشمند ہیں۔ اور تجربہ رکھتے ہیں۔ یا نوکریوں کی تلاش میں ہیں۔ وہ پہلے نوری طور پر اپنا نام اور مکمل پتہ مجھے نوٹ کروا دیں۔ اور بدھ کے دن دو بجے سے پانچ بجے تک مجھ سے آ کر دفتر میں ملیں۔

ایسے پناہ گزین جنہوں نے اپنے نام پہلے دفتر لاہور میں لکھوائے ہیں وہ دوبارہ آ کر اپنا موجودہ پتہ دیں۔ یا بدھ کے دن آ کر ذاتی طور پر مجھ سے ملیں:

ناظم تجارت صدر انجمن احمدیہ پاکستان
جودھامل بلڈنگ لاہور

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۴۷ء کے صفحہ اول کے پرنٹر کے نام کے ساتھ لفظ پبلشر درج ہونا سہو کاتبت سے رہ گیا ہے۔ عبارت یوں ہونا چاہیئے تھی پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اس غلطی کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

دیہاتی مبلغین فوراً پہنچ جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تمام دیہاتی مبلغین کو فوراً واپس بلا لیا جائے۔ لہٰذا دیہاتی مبلغین جہاں کہیں بھی ہوں فوراً انجمن مرکزیہ جو دھامل بلڈنگ لاہور میں پہنچ جائیں۔ اور جلد از جلد دفتر دعوۃ و تبلیغ میں رپورٹ دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کا خیال قومی خودکشی کے مترادف ہے (گاندھی جی)

کلکتہ کے حدود

کلکتہ ۲۰ ستمبر۔ مسٹر بھاشکر جی آئی جی کنٹرولر کلکتہ کارپوریشن نے کل رات کلکتہ سے ایک براڈ کاسٹ تقریر میں بتایا کہ کلکتہ کی آبادی ۲۶ لاکھ افراد اور رقبہ چالیس مربع میل تک محدود کر دینا چاہئے۔ اور باقی ماندہ آبادی کو چالیس پچاس اور ستر میل دور مضافات تک پھیلا دینا چاہئے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ شہر کی حالت اچھی ہو جائیگی اور کارپوریشن صفائی کا وہ کام بھی اچھی طرح کر سکے گی

مشرقی پنجاب کی دکانوں اور جائیدادوں پر

حکومت نے قبضہ شروع کر دیا

شملہ ۲۰ ستمبر۔ مشرقی پنجاب نے ان دوکانوں اور جائیدادوں پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جو لوگ چھوڑ آئے ہیں۔ اس کے مطابق ناجائز قبضہ شدہ دکانوں پر حکومت قبضہ کر کے قفل لگا رہی ہے اور سربمہر کر رہی ہے۔ فہرست۔ غیرہ تیار کی جا رہی ہے۔ تقریباً نصف مکانوں اور دکانوں جن پر ناجائز قبضہ کر لیا گیا تھا۔ ان سے ناجائز قابضوں کو نکالا جا چکا ہے۔

پیر صاحب مانکی کی تعریف کی تقریر

پشاور ۲۱ ستمبر۔ پیر صاحب مانکی شریف نے ایک تقریر میں سرحد کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اناج اسکے ذخیروں کو جلد غربا کے ہاتھ بیچ دیں۔ تاکہ غربا کی مشکلات کم ہو سکیں۔

آپ نے کہا کہ صوبائی وزارت غربا کی وزارت ہے وہ ہر ممکن طریق سے غربا کی مدد کرنا چاہتی ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کام میں وزارت کی مدد کریں اور چاں تک ان سے ہو سکے بازار کو درست کریں کیونکہ یہ اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ بازار کے خلاف وزارت سخت سے سخت قدم اٹھانے میں بھی دریغ نہیں کرے گی۔

ہندوستانی زعما مشرقی پنجاب میں

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ کل ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے گورنمنٹ آف انڈیا کے وزراء اور فوجی حکام کے ہمراہ مشرقی پنجاب کے فساد زدہ علاقہ کا ہنگامی دورہ کیا۔ دورہ کرنے والوں میں لیڈی ماؤنٹ بیٹن، پنڈت جواہر لال نہرو، سردار ولبھ بھائی پٹیل اور لارڈ اسمے اور ہندوستان کے کمانڈر انچیف بھی شامل تھے۔ واپس دہلی پہنچنے کے بعد پنڈت نہرو و سردار پٹیل، راج کماری امرت کور، سردار بلدیو سنگھ اور مولانا ابوالکلام آزاد نے پنجاب کی صورت حالات کے متعلق گاندھی جی سے تبادلہ خیالات کیا۔

مسلمان جائیں دیدیں مگر اپنی جگہوں پر ڈٹے رہیں

گاندھی جی کی تقریر

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ آج گاندھی جی نے دہلی کے فساد زدہ علاقہ کا پھر دورہ کیا۔ آپ نے بھاڑ گنج میں مسلمانوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی وہ اب اپنے دلوں سے خوف کو نکال دیں اور دوبارہ اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔

شام کی پارتھنا میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے اپنے دورہ کا ذکر کیا اور کہا جب تک میرے دم میں دم ہے میں ہمیشہ اس خیال کی شدید مخالفت کرتا رہونگا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کو نکال دیا جائے۔ یہ خیال سراسر لغو بے ہودہ اور پاگل پن پر مبنی ہے اگر اس پر عمل کیا گیا تو ہندو دھرم ہمیشہ کے لئے مٹ جائیگا۔

گاندھی جی نے ایک مقامی ہندو اخبار کا ذکر کیا جس نے ہندوستان سے مسلمانوں کو وہاں سے نکال دینے کا مطالبہ کیا ہے گاندھی جی نے کہا۔ یہ مطالبہ قومی خودکشی کے مترادف ہے میں حیران ہوں کہ یہ مطالبہ کرنے والا اخبار اب تک کس طرح چل رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ پریس کو آزادی حاصل ہونی چاہئے لیکن پریس کی آزادی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے زہر پھیلانے کی عام اجازت دی جائے۔

گاندھی جی نے اس سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس قسم کے خیالات رکھنے والے لوگ ہندوستان کو اور اپنے مذہب کو دنیا کی نظروں میں ذلیل اور رسوا کر رہے ہیں۔ میں مسلمانوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ چاہے ہندو اور سکھ انہیں جان سے مار دیں۔ پھر بھی وہ اپنی جگہوں سے جانے کا خیال اپنے دل میں نہ لائیں۔ صرف اسی طریق سے وہ باعزت زندگی گذار سکتے ہیں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ فوج کی نگرانی میں پناہ گزینوں کو ۔۔۔ سے ان کے گھروں میں واپس لایا جائے بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خود ہندو اور سکھ جائیں اور پناہ گزینوں کا اعتماد حاصل کر کے انہیں اپنے گھروں میں بسانے کا کام کریں اور ان کا خوف دور کرنے کی کوشش کریں۔

صدر کانگرس کی گورنر جنرل پاکستان سے ملاقات

امن و امان قائم کرنے کے ذرائع پر غور و خوض

کراچی ۲۲ ستمبر۔ کل شام اچانک یہ بات پھیلی کہ صدر کانگرس نے قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح سے گورنمنٹ ہاؤس میں ملاقات کی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد ایک سرکاری بیان جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا کہ اس ملاقات میں پاکستان اور ہندوستان دونوں حکومتوں کی فرقہ وارانہ حالت پر دوستوں کی طرح کھلے دل سے بات چیت کی گئی اور ان تدابیر پر غور کیا گیا۔ جن سے دونوں حکومتوں میں امن و امان قائم ہو سکے۔ صدر کانگرس نے مقامی ہندوؤں کی بعض مشکلات پیش کیں۔ قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح نے انہیں یقین دلایا کہ وہ ان مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس ضمن میں آپ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کو ان ایام میں جن مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اگر انہیں دور کرنے کے لئے مناسب کوشش کی جائے تو یہ امر پاکستان کی اقلیتوں کی حفاظت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

آگرہ متھرا میرٹھ وغیرہ میں بھی فساد شروع ہو گیا

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ ہندوستان کے ایک فوجی ماتحت نے بتایا کہ آگرہ میرٹھ اور بجنور میں فرقہ وارانہ فساد کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن حالات قابو میں ہیں رڑکی کھنڈ کے علاقہ میں سخت حبس و امس طاری ہے۔ بلند شہر اور متھرا میں بھی کشیدگی پائی جاتی ہے۔ متھرا ۴۴

مسٹر لیاقت علی خاں کا عزم کراچی

لاہور ۲۲ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں آج مسٹر غلام محمد وزیر مالیات پاکستان اور مسٹر حسن شہید سہروردی سابق وزیر اعظم بنگال کی معیت میں کراچی روانہ ہو گئے۔ تاکہ پنجاب کی تازہ صورت حالات کے متعلق مسٹر جناح سے مشورہ کر سکیں۔ امید ہے کہ آپ کراچی سے دہلی جائیں گے۔ اور جمعہ یا ہفتہ تک واپس لاہور تشریف لے آئیں گے۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے کل لاہور میں متعدد سرکاری و غیر سرکاری افسروں اور لیڈروں سے ملاقات کی رفیوجی کو آپنے ایک میٹنگ کی صدارت کی جس میں مغربی پنجاب کے گورنر۔ پناہ گزینوں کے محکمہ کے وزیر میاں افتخار الدین اور پناہ گزینوں کو نکالنے کے کام کے انچارج بھی شامل تھے۔

سر کلاڈ آکنلک نے بھی راولپنڈی سے دہلی جاتے ہوئے لاہور میں مسٹر لیاقت علی خاں سے ملاقات کی۔

دہلی میں مسلمانوں کو دوبارہ بسانے کی کوشش

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ آج دہلی ایمرجنسی کمیٹی کا جلسہ مسٹر بھابھا کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ میں دہلی میں قیام امن کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ ان ذرائع پر بھی غور کیا گیا۔ جن سے کام لے کر مسلمانوں کو دوبارہ ان کے گھروں میں بسانے کا انتظام کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں چیف کمشنر دہلی اور فوجی حکام کو یہ ہدایت دے دی گئی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے محلوں میں گشتی دستوں کے ذریعہ ان کی حفاظت کا وسیع پیمانے پر انتظام کریں۔ کمیٹی کے تمام ممبر اس امر پر متفق تھے کہ پناہ گزینوں پر کسی قسم کا جبر نہ کیا جائے جو لوگ پاکستان میں جانا چاہتے ہیں انہیں بحفاظت وہاں پہنچانے کا انتظام کیا جائے اور جو لوگ دہلی میں رہنا چاہیں ان کی حفاظت کرنے کا بھی پورا انتظام کیا جائے۔

کل دن بھر دہلی میں امن رہا۔ آس پاس کے دیہات میں بھی فضا پرسکون ہے۔ جو مسلمان دہلی چھوڑ رہے ہیں۔ ان کی گاڑیوں کی حفاظت کرنے کے لئے ایک خاص افسر متعین کر دیا گیا ہے۔

دم کے قریب ایک گاڑی پر حملہ کرنے کی واردات ہوئی ڈیرہ دون میں حالت پر قابو پا لیا گیا۔ انبالہ میں اس وقت ایک لاکھ پناہ گزین موجود ہیں۔ ضلع فیروزپور میں زیرہ کی تحصیل میں سیلاب آ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے پناہ گزینوں کو وہاں سے منتقل کیا جا رہا ہے۔